دَارُ الإفتاء

کلیئرنگ فارورڈنگ کمپنی کا مختلف بروکروں سے کام کروانا

ادارہ

کیا فرماتے ہیں مفتیانِ کرام درج ذیل مسئلہ کے بارے میں:

ہماری ایک کلیئرنگ فارورڈنگ کی کمپنی ہے، جس کے ذریعہ مختلف ملکوں سے مختلف پارٹیوں کے سامان بھرے کنٹینرز کو ہم پاکستان کسٹم سے کلیئر کروا کر افغانستان بھیجتے ہیں، کنٹینرکلیئرنگ میں پانچ یا چھ کام ہوتے ہیں:

۱: کراچی کسٹم سے کلیئر کرانا

۲: شپنگ کمپنی سے کلیئر کرانا

۳: پورٹ سے کلیئر کرانا

۴: کراچی سے بارڈر تک کی ٹرانسپورٹ

۵: بارڈر کے کسٹم سے کلیئر کروانا۔

اس کے علاوہ بھی چھوٹے موٹے کام ہوتے ہیں، اب پارٹی سے تو سارے پیسے ہم لیتے ہیں، پوچھنا یہ ہے کہ پانچ چیزوں میں سے کچھ کام ہم خود کروادیتے ہیں، اور کچھ باہر بروکروں سے کروادیتے ہیں، مثال کے طور پر کراچی کسٹم کا کام، پورٹ کا کام، اور کچھ چھوٹے موٹے کام ہیں وہ میں کرواتا ہوں، باقی ٹرانسپورٹ کا اپنا بروکر ہوتا ہے، پانچ ہزار ہر گاڑی پر لیتا ہے، شپنگ کا اپنا بروکر ہوتا ہے، وہ شپنگ لائن کے حساب سے کمیشن لیتا ہے، وہ الگ الگ ہے۔

شپنگ لائنوں کے نام اور کمیشن فی الحال ریٹ درج ذیل ہیں:

YML: پچیس ہزار

Merchant: دس ہزار

Hyundai: چالیس ہزار

Evergreen: پینتالیس ہزار

Cosco: پندرہ ہزار

اس کے علاوہ بھی کئی اور شپنگ کمپنیاں ہیں، ہر ایک کے ریٹ مختلف ہوتے ہیں۔

اور بارڈر کلیئرنگ کا پنا ایجنٹ ہے، وہ بھی سات ہزار یا دس ہزار کمیشن لیتا ہے۔

ابھی کسی نے بتایا کہ یہ جو بروکرز کو کام دے رہے ہو، یہ صحیح نہیں ہے، یہ سارا کام آپ نے کرنا ہے، لیکن یہ ممکن نہیں ہے، جتنا کمیشن ہم بروکرز کو دیتے ہیں، اتنا ہی پارٹی سے لیتے ہیں، اس میں غلطی کہاں ہے؟ رہنمائی فرمائیں۔ مستفتی: کفایت اللہ حنفی

الجواب باسمہٖ تعالیٰ

واضح رہے کہ کلیئرنگ فارورڈنگ کمپنی کی شرعی حیثیت اجیرِ عام کی ہوتی ہے، اجیرِ عام اُجرت کا حقدار شرعاً اس وقت ہوتا ہے، جبکہ وہ کلائنٹ کی جانب سے دی گئی ذمہ داری ادا کردے، اجیرِ عام پر سارا کام بذاتِ خود انجام دینا شرعاً ضروری نہیں ہوتا، بلکہ مجوزہ کام کی تکمیل اس پر لازم ہوتی ہے، پس اگر وہ اپنی مجوزہ ذمہ داری پوری کرنے میں کسی اور سے معاونت لیتا ہے، تو شرعاً اس کی اجازت ہوتی ہے، الا یہ کہ کلائنٹ اسے پابند کردے کہ مجوزہ کام تمہیں ہی کرنا ہے، اس صورت میں اجیرِ عام کے لیے کسی اور سے کام کروانے کی شرعاً اجازت نہیں ہوتی، لہٰذا صورتِ مسئولہ میں سائل یا اس کا ادارہ کلیئرنگ فارورڈنگ کی جو ذمہ داری لیتا ہے، اور مجوزہ کاموں میں کچھ کام سائل یا اس کا ادارہ بذاتِ خود کرتا ہے، اور کچھ کام مختلف بروکروں سے کرواتا ہے، تو ایسا کرنا جائز ہوگا۔

''رد المحتار علی الدر المختار''میں ہے:

'' (الأجراء على ضربين: مشترك وخاص، فالأول من يعمل لا لواحد) كالخياط ونحوه (أو يعمل له عملا غير مؤقت) كأن استأجره للخياطة في بيتهٖ غير مقيدة بمدة كان أجيرا مشتركا وإن لم يعمل لغيرهٖ (أو موقتاً بلا تخصيص) كأن استأجرهٗ ليرعٰى غنمه شهرا بدرهم كان مشتركا، إلا أن يقول: ولا ترعى غنم غيري وسيتضح.

''وفي جواهر الفتاوى: استأجر حائكا لينسج ثوباً ثم آجر الحائك نفسه من آخر للنسج صح كلا العقدين؛ لأن المعقود عليه العمل لا المنفعة (ولا يستحق المشترك الأجر حتى يعمل كالقصار ونحوهٖ) كفتال وحمال ودلال وملاح (قولهٗ: من يعمل لا لواحد) قال الزيلعي: معناه من لا يجب عليه أن يختص بواحد عمل لغيره أو لم يعمل، ولا يشترط أن يكون عاملا لغير واحد، بل إذا عمل لواحد أيضاً فهو مشترك إذا كان بحيث لا يمتنع ولا يتعذر عليه أن يعمل لغيره... (قوله: وفي جواهر الفتاوى إلخ) أراد به التنبيه على حكم الأجير المشترك والمعقود عليه، قال الزيلعي: وحكمهما

أي المشترك والخاص أن المشترك لهٗ أن يتقبّل العمل من أشخاص؛ لأن المعقود عليه في حقه هو العمل أو أثره فكان له أن يتقبل من العامة؛ لأن منافعه لم تصر مستحقة لواحد، فمن هٰذا الوجه سمي مشتركا والخاص لايمكنه أن يعمل لغيره؛ لأن منافعه في المدة صارت مستحقة للمستأجر والأجر مقابل بالمنافع ولهٰذا يبقى الأجر مستحقا وإن نقض العمل .

”قال أبو السعود: يعني وإن نقض عمل الأجير رجل، بخلاف ما لو كان النقض منه فإنه يضمن كما سيأتي (قوله حتى يعمل) ؛ لأن الإجارة عقد معاوضة فتقتضي المساواة بينهما، فما لم يسلم المعقود عليه للمستأجر لايسلم له العوض والمعقود عليه هو العمل أو أثره على ما بينا، فلا بد من العمل ز يلعي والمراد لا يستحق الأجر مع قطع النظر عن أمور خارجية... الخ“

(كتاب الإجارة، باب ضمان الأجير : ٦٤/ ٦، ط: دار الفكر)

فقط واللہ اعلم

الجواب صحیح	الجواب صحیح	کتبہ
محمد شفیق عارف	محمد داؤد	سید مزمل حسن
		دار الافتاء

جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

..... ❁ ..... ❁ ..... ❁ .....